بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء وعسیٰ ان تبغضوا شیئاً وھو خیر لکم

ٹیلیفون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم رشتبہ — ایڈیٹر روشن دین تنویر — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۱۴ | ۱۴ ہجرت ۱۳۴۷ ہش ۵ صفر ۱۳۸۸ھ ۱۴ مئی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۰۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اخلاق کی درستی بہت ضروری ہے کیونکہ نیکیوں کی کلید اخلاق ہی ہے

جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خیر ہو جاتے ہیں

"اخلاق دوسری نیکیوں کی کلید ہے۔ جو لوگ اخلاق کی اصلاح نہیں کرتے وہ رفتہ رفتہ بے خیر ہو جاتے ہیں۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دنیا میں ہر ایک چیز کام آتی ہے۔ زہر اور نجاست بھی کام آتی ہے۔ اسٹرکنیا بھی کام آتا ہے۔ اعصاب پر اپنا اثر ڈالتا ہے۔ مگر انسان جو اخلاق فاضلہ کو حاصل کر کے نفع رسان ہستی نہیں بنتا ایسا ہو جاتا ہے کہ وہ کسی بھی کام نہیں آتا۔ مردار حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی تو کھال اور ہڈیاں بھی کام آ جاتی ہیں اس کی تو کھال بھی کام نہیں آتی اور ایسی وہ مقام ہوتا ہے جہاں انسان بَلْ هُمْ أَضَلُّ کا مصداق ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ اخلاق کی درستی بہت ضروری چیز ہے کیونکہ نیکیوں کی مال اخلاق ہی ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷۶)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے عطیات کی ادائیگی

زمیندار احباب خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

آج کل گندم اٹھائی جا رہی ہے اور غیر معمولی حالات میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ فصل بہت عمدہ نکل رہی ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے اس خاص فضل پر سارا ملک اور ساری قوم خدائے منّان کے زیر بار احسان ہے وہاں زمیندار احباب اللہ تعالیٰ کے دوسرے احسان کے نیچے ہیں کیونکہ ملک کے جملہ اہالیان کے ساتھ جہاں وہ مشترکہ طور پر غذائی ضروریات سے فائدہ حاصل کریں گے وہاں انہیں فصل کی بہتری سے بفضل خدا مالی فائدہ بھی خوب ہوگا اور فارغ البالی حاصل ہوگی۔

ایسی حالت میں احباب کا اولیں فریضہ اُن وعدوں کا پورا کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور مالی قربانیوں کے ضمن میں وہ پیش کر چکے ہیں۔ ہماری جماعت کے دوستوں کے سامنے اہم ترین مد جو اس وقت واجب الادا ہے وہ فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے موعودہ رقم کی ادائیگی کا ہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن سال دوم کے مالی سال کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۶۸ء تک ہے۔ احباب اب صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی سالانہ ذمہ داریوں کو پورا کر چکے ہیں۔ اس لئے جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدہ کا دو تہائی حصہ ادا نہیں کیا۔ ان کے لئے موقعہ ہے کہ فوری توجہ فرما کر اس فصل کی آمد سے اپنے وعدہ کا ⅔ حصہ ادا کر دیں اور جو دوست اس سے جس قدر زیادہ ادا کر سکیں ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ اور وہ جنہوں نے اس مبارک تحریک میں وعدہ بھی نہیں کیا وہ بھی حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے وارث بنیں۔

گو اس نوٹ میں زمیندار احباب بالخصوص مخاطب ہیں دوسرے دوستوں کو بھی اس مبارک تحریک سے متعلق اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیئے۔ واللہ الموفق

خاکسار۔ شیخ مبارک احمد سکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۳ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل سے پاؤں میں گاؤٹ کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

— ربوہ ۱۳ مئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کی طبیعت تا حال ناساز چلی آ رہی ہے۔ کھانسی میں تو کسی قدر کمی ہے لیکن ٹمپریچر اب بھی ۹۹ تک ہو جاتا ہے۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

— زعماء و زعماء اعلیٰ صاحبان انصار اللہ سے گزارش ہے کہ ایسے احباب جو عمر میں ۴۰ سال کے ہو چکے ہیں انہیں اپنی تنظیم میں شامل کر کے ان کے ناموں کی فہرست مرکز میں ارسال فرمائیں۔ (قائد تجنید انصار اللہ مرکزیہ)

— مندرجہ ذیل شہروں میں احمدی آڈیٹرز کے ایڈریس درکار ہیں۔ قصور۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ گجرات۔ سرگودھا۔ جہلم۔ کوئٹہ۔ حیدرآباد۔ سکھر۔ سرائے عالمگیر۔ خط و کتابت ناظر صاحب تجارت و صنعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پتہ پر کریں۔

چندہ وقف جدید جلد بھجوائیں

حسابات دیکھنے سے معلوم ہوا ہے کہ ہماری وصولی کی رفتار بہت گر گئی ہے یکم مئی سے لے کر اب تک وصولی کی طرف جاری ہے اور تدریجی بجٹ سے وصولی بہت ہی کم ہے۔ لہٰذا التماس ہے کہ چندہ کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ چندہ وقف جدید کے حسابات کا جائزہ لے کر اس کمی کو پورا فرما دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مالی وقف جدید)

زمیندارہ مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

ایسی دیہاتی مجالس جن کی زیادہ تر آمد زراعت سے ہوتی ہے عموماً پورے سال کا چندہ انصار اللہ فصل ربیع پر ادا کر دیا کرتی ہیں۔ اب ادائیگی کا موقعہ آ گیا ہے۔ ایسی مجالس کے عہدہ داران مہربانی فرما کر توجہ کریں اور باشرح چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (قائد مالی انصار اللہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے بنیاد الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۶۸ء

اسلامی زندگی

اسلام کوئی خیالی اور قیاسی دین نہیں ہے نہ تو محض ایمان کافی ہے جیسا کہ بعض دینوں میں کافی ہے اور نہ ہی یہ کوئی رسومات کا مجموعہ ہے جن کی بناء محض قیاس اور تخیل پر ہوتی ہے۔ بعض موجودہ ادیان میں اگر کوئی انسان ایمان لے آتا ہے اور چند رسومات ادا کر لیتا ہے تو وہ اصولاً پکا دیندار بن جاتا ہے۔ تاہم انسانی فطرت اس حد تک محدود نہیں رہنا چاہتی۔ چنانچہ اسلام کے سوا باقی ادیان کو بھی اپنا اپنا اخلاقی کوڈ بنانا پڑا ہے۔ یہاں تک کہ دہریوں نے بھی اخلاقی کوڈ بنا رکھا ہے۔ جب صرف ایمان لانے اور چند رسومات ادا کرنے اور پوجا پاٹ سے ہی نجات ہو جاتی تو اخلاقی اقدار کو مدنظر رکھنے کی کیا ضرورت رہتی ہے۔ جہاں تک دہریت کا تعلق ہے وہ تو ہے ہی دین سے آزادی کا نام۔ تاہم جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے ان تمام ادیان کا بھی اپنا اپنا اخلاقی کوڈ موجود ہے۔ جس کا دراصل ان کے ایمان سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ بلکہ فطرت انسان کے پیش نظر ایسے کوڈ بنائے جاتے ہیں جو حقیقی مذہب کے آثار سمجھے جانے چاہئیں ورنہ ایسے ادیان کے نظریہ ایمان کو اخلاقی کوڈ سے کوئی براہ راست تعلق نہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہیئے کہ ان مذاہب کے ایمان کو اصولاً روزمرہ کی زندگی سے تعلق نہیں ہوتا اور اس کا ظہور عام معاشرہ میں نہیں ہوتا۔

ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ ادیان آغاز ہی سے اس صورت میں معرض وجود میں آتے ہیں ایسا نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جوں جوں زمانہ حقیقی مذہب سے دور ہوتا چلا گیا ہے۔ توں توں لوگ ان مذاہب کی صورت و شکل تبدیل کرتے رہے ہیں۔ دین کو روزمرہ کی زندگی سے الگ کر دیا جاتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے مذاہب میں رہبانیت معرض وجود میں آجاتی رہی ہے۔ ہندوستانی مذاہب میں بھی تبدیلی ہوئی ہے۔ چنانچہ یہاں بھی سادھوؤں گوسائیوں اور اسی طرح کے کئی گروہ ہیں جو دنیا سے الگ ہو کر پوجا پاٹ میں مصروف رہتے ہیں۔ بدھ اور جینی متوں میں بھی بھکشو وغیرہ گروہ پیدا ہو گئے ہیں۔ عیسائیوں میں بھی ایسے گروہ پیدا ہو گئے ہیں جو دنیا سے الگ ہو جاتے ہیں اور عام دنیاوی زندگی میں حصہ لینے کو گناہ سمجھتے ہیں۔ دہریت ایمان سے کوئی تعلق نہیں رکھتی البتہ دنیا کے پیش نظر اس نے بھی ایک اخلاقی کوڈ وضع کر رکھا ہے۔ لیکن چونکہ ایسے کوڈ کی بنیاد کسی ٹھوس حقیقت پر نہیں ہوتی۔ اس لئے ان میں پائداری نہیں ہوتی۔ اسلام میں نرا ایمان بغیر اعمال صالحہ کے کوئی قیمت نہیں رکھتا اور نہ اعمال صالحہ بغیر ایمان کے کوئی حقیقت رکھتے ہیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ایمان اور اعمال صالحہ کی اسلام میں جدا جدا کوئی حقیقت نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ نہ تو ایمان بغیر اعمال کے کوئی فائدہ دیتا ہے اور نہ اعمال صالحہ بغیر ایمان کے ٹھوس بنیاد پر قائم رہ سکتے ہیں۔

یہ ٹھیک ہے کہ جب کوئی انسان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ایمان لے آتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے مگر مسلمان کی پوری تعریف یہ ہے کہ وہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بھی بجا لائے۔ قرآن کریم میں جہاں جہاں بھی ایمان لانے کا ذکر آیا ہے ساتھ ہی اعمال صالحہ بجا لانے کی شرط بھی لگا دی ہے۔ قرآن کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

یعنی متقی وہ ہیں جو ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق کو خرچ کرتے ہیں۔

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

کے الفاظ میں زندگی کے تمام اعمال صالحہ آجاتے ہیں۔ ان الفاظ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خلاصہ دیا گیا ہے۔ اور اعمال صالحہ ان حقوق کی ادائیگی کا نام ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام حقوق اسی وقت ادا ہو سکتے ہیں جب انسان دنیا میں رہتے ہوئے زندگی گزارے۔ دنیا کو ترک کر کے ایسی زندگی کس طرح گزار سکتا ہے۔ اگر کوئی انسان دنیا سے الگ ہو کر پہاڑ کی غاروں میں سارا عمر نمازیں پڑھتا رہتا ہے اور دنیا سے کوئی تعلق نہیں رکھتا تو ایسی زندگی اسلامی زندگی نہیں ہے۔ بلکہ محض تضیع زندگی ہے۔ اصل اسلامی زندگی وہ ہے جو دنیا میں رہتے ہوئے حقوق اللہ حقوق النفس اور حقوق العباد کی ادائیگی میں گزار دی جائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو قوتیں انسان میں رکھی ہیں ان کو اس طرح استعمال کرے اور یہ تمام حقوق ادا ہو جائیں۔ اصل اسلامی زندگی یہی ہے۔

اسی طرح وہی ایمان حقیقی ایمان ہے جس کی بنیاد میں اعمال صالحہ کی اینٹیں ہوں اور اعمال صالحہ وہی اعمال ہیں جو محکم ایمان کی بنیاد پر قائم ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ۔

یعنی انسان کو ہم نے بہترین ہیئت میں پیدا کیا ہے مگر اس میں اسفل سافلین میں گرنے کے رجحانات بھی ہیں۔ البتہ جو ایمان لاتا اور نیک اعمال بجا لاتا ہے۔ اس کے لئے غیر محدود اجر ہے۔ یعنی فلاح کا میدان کھلا ہے۔

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

بالغرض اسلام میں ایمان اور اعمال صالحہ لازم ملزوم کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ایک کا دوسرے کے بغیر کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جس طرح آکسیجن اور نائٹروجن ملکر پانی بنتا ہے۔ اسی طرح اسلامی زندگی کا آب حیات ایمان اور اعمال صالحہ کے امتزاج سے معرض وجود میں آتا ہے۔ اسلامی زندگی وہی ہے جو دنیا کے کاروبار میں رہ کر ایمان کے ساتھ گزار دی جاوے۔

گھر بیٹھے دُنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکناف عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دنیا کی سیر کا سامان کیجئے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

59

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیتِ دعا کے چند واقعات

(مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب راولپنڈی)

خلافت بلاشبہ ایک خدائی نعمت ہے۔ خوش قسمت ہے وہ قوم جسے یہ نعمت ملے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے اس نعمت کو آج جماعتِ احمدیہ میں قائم فرمایا ہے یہ ایک زبردست خدائی انعام ہے۔ خلافتِ ثالثہ بھی بفضلہٖ تعالیٰ ایک موعود خلافت ہے۔ خدا کے پاک مسیح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشادات میں سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کی طرف واضح اشارے ملتے ہیں۔ سب سے بڑی چیز جو خلیفہ راشد کی صداقت کا ثبوت ہو سکتا ہے وہ اس کی توجہ۔ قوتِ قدسیہ اور اس کی دعاؤں کی قبولیت کا نشان ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خلافت کو ابھی اڑھائی تین سال ہی گزرے ہیں مگر حضور کی دعاؤں کی قبولیت کے واقعات کا کثرت سے ہمیں تجربہ ہو رہا ہے۔ ذیل میں خاکسار حضور کی قبولیتِ دعا کے چند ذاتی واقعات پیش کرتا ہے۔

(۱) خاکسار بعض ذاتی حالات کی خرابیوں کے باعث جب تحریکِ جدید سے فارغ ہو کر (جس میں عارضی طور پر کام کر رہا تھا) سیالکوٹ میں ملازمت کے لئے گیا تو وہاں جانے سے قبل حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے عریضہ ارسال کیا اور پھر وہاں جا کر بھی خط لکھا چنانچہ خدا نے اپنے رحم کے ساتھ اس طرح فضل فرمایا کہ جاتے ہی مجھے دوسرے روز ہی ملازمت مل گئی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے پریشانیوں سے نجات دے دی۔

(۲) دورانِ ملازمت ایک مرتبہ یہ خیال پیدا ہوا کہ تنخواہ بہت قلیل ہے۔ اگرچہ تعلیم میٹرک نہیں لیکن اگر حضور کی خدمت میں لکھ دوں تو اللہ تعالیٰ مجھے زیادہ تنخواہ پر ملازم کرا دے۔ چنانچہ اس عاجز نے سیدی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور درد بھرا خط لکھا جس میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ مجھے زیادہ تنخواہ کی ملازمت چاہیئے۔ حضور کا ارشاد موصول ہوا کہ دعا کی گئی ہے اللہ تعالیٰ جلد کوئی صورت پیدا فرما دے اس خط کے آنے کے تیسرے روز محکمہ کے افسر نے بلا کر مجھے فوراً ترقی دے دی اور تنخواہ میٹرک پاس کے برابر کر دی گئی۔

(۳) پھر رہائش کی سخت مشکل تھی نیا نیا گیا تھا مکان کے کرائے کی ادائیگی بہت مشکل تھی۔ پھر حضور کی خدمت میں اس تکلیف کا ذکر کیا حضور کا جواب آنے کے پانچ روز بعد اللہ تعالیٰ نے ایک مکان سرکاری بالکل مفت عطا کر دیا فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

(۴) ملازمت ایسی تھی کہ مجھے سلسلہ کی خدمت کے لئے بروقت نکلنا مشکل تھا خصوصاً جمعہ کی نماز کے لئے کیونکہ جمعہ کی نماز کے وقت رخصت نہیں ہوتی تھی تعمیر کا کام ہر وقت جاری رہتا تھا اور میری ذمہ دار جگہ پر ملازمت تھی کئی اشخاص میرے ماتحت تھے اور ساری عمارتیں جو بنتی تھیں اس کی نگرانی ہر وقت اس کے علاوہ تھی جس پر کم و بیش قریباً سو ڈیڑھ سو کے قریب لوگ کام کرتے تھے۔ ہر وقت موقع بے موقع سرکاری افسران آتے اور مجھے ان کے ساتھ سارے کام کے متعلق جواب دینے پڑتے اور چونکہ جمعہ پڑھنے کا رواج افسروں میں بدقسمتی سے کم ہے اس لئے وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ جمعہ کی نماز کا وقت ہے وہ اس وقت بھی چکر لگایا کرتے تھے اور اس عاجز نے چونکہ خود سیالکوٹ چھاؤنی کی مسجد میں جمعہ پڑھانا ہوتا تھا اس لئے امامت کے ان فرائض کے پیشِ نظر مجھے صحیح وقت پر بھی پہنچنا ہوتا تھا میں نے اس دقت کو حضور کی خدمت میں لکھا۔ اس کا جواب آنے کے بعد اس ہفتہ مجھے ایس۔ ڈی۔ او صاحب نے آ کر کہا کہ کوئی تکلیف تو نہیں میں نے فوراً موقع غنیمت جان کر کہہ دیا کہ صاحب اور کوئی تکلیف نہیں لیکن میں نے چونکہ خود جمعہ پڑھانا ہوتا ہے اس لئے مجھے اس کی اجازت چاہیئے کہ میں نمازِ جمعہ کے وقت چلا جایا کروں۔ انہوں نے فوراً کہہ دیا کہ بے شک جب جانا چاہیں اپنے عملہ میں سے کسی کے سپرد کام کر کے چلے جایا کریں کوئی فکر نہ کریں۔ چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ آزادی کے ساتھ صحیح وقت پر چھٹی کر کے جمعہ پڑھاتا رہا اور بفضلہٖ تعالیٰ یہ فرائض امامت قریباً ڈیڑھ سال تک انجام دئے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

(۵) دورانِ ملازمت ایک مرتبہ یہ احکامات آ گئے کہ جن ملازمین کی تعلیم میٹرک سے کم ہے اور ان کی تنخواہیں -/۱۲۷ روپے ہیں انہیں فوری طور پر فارغ کر دیا جائے۔ بڑی تشویش ہوئی میں میٹرک نہیں تھا۔ میں نے فوراً ایک خط اسی وقت لکھ کر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کر دیا اور لکھا کہ یہ صورت پیدا ہوئی ہے میں گھبراہٹ میں ہوں۔ چنانچہ حضور کے دعا فرمانے کے بعد قریباً چھ سات روز ہی گزرے کہ دوبارہ کھاریاں سے آرڈر گیا کہ اس وقت جو لوگ رکھے ہوئے ہیں انہیں رہنے دیں آئندہ کے لئے یہ دروازہ بند کر دیا جائے۔ ہاں ایک بات بھول گیا کہ مجھے اس پہلے حکم پر اوورسیر کہنے لگے کہ آپ کسی دوست کی میٹرک کی سند دکھا دیں یا کسی کو روپے دے کر جعلی سند بنوا لائیں دنیا میں یہ چیزیں چلتی ہیں میں نے کہا کہ نہیں میں تو شاید کر لوں مگر میرا پیر ایسا کرنے نہیں دیتا اس کی نظر کچھ ایسی ہے کہ ایسا کام کرنے کے ساتھ ہی خدا کی نصرتوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اس کی دعائیں تبھی میرے کام آتی ہیں جب میں اس کا فرمانبردار ہوں اور اس نے بیعت لیتے وقت خدا کی قسم دے کر ہمارا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر خانہ خدا میں یہ عہد لیا تھا کہ

"میں دین کو دنیا پر
مقدم رکھوں گا۔"

چنانچہ ہم اب اس عہد کو اگر توڑیں تو ہمارا پیر خفا ہوتا ہے اور وہ ہمارے لئے دعا کرنی بند کر دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم پھر گمراہی میں جا گرتے ہیں اس لئے یہ طریق میرے لئے مشکل ہے۔ اگر خدا کے نزدیک یہ ملازمت بہتر ہے تو رہے گی لیکن یہ بات جو آپ بتاتے ہیں یہ ہماری جماعت کی روایات کے خلاف ہے۔ ان لوگوں نے بڑی جستجو سے پوچھا کہ "ایسا پیر کون ہے جو آج کی دنیا میں بھی اس قدر تقوےٰ کا خیال رکھتا ہے؟" میں نے کہا کہ وہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) خلیفۃ المسیح ربوہ ہیں۔ فوراً کہنے لگے کہ ہاں بے شک آپ سچے ہیں کہ آپ کی جماعت کے امام ہمیشہ اپنی قوم کو ان باتوں سے روکتے ہیں لیکن دنیا میں اس طرح رہنے سے روٹی نہیں کمائی جا سکتی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی ناجائز ذریعہ کو اختیار کرنے کے خود ہی میری پریشانی کو دور کرنے کے سامان مہیا کر دئے۔

(۶) اس ملازمت اور اپنی پریشانیوں کے ایام میں ہی ایک موقع ایسا آ گیا کہ مجھے -/۱۰۰ روپے کی اشد ترین ضرورت ایک خاص مقررہ تاریخ کو پڑ گئی صرف سات دن درمیان میں تھے اور آٹھویں روز تین بجے یہ رقم چاہیئے تھی۔ چنانچہ حسبِ عادت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے حضور بڑے ہی بے تکلفانہ انداز میں لکھ دیا کہ مجھے -/۱۰۰ روپے آٹھویں روز تین بجے تک چاہیئے اس کے بعد یہ رقم میرے کسی کام نہیں آئے گی اس لئے حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسی صورت پیدا کرے کہ یہ رقم مجھے مقررہ تاریخ اور مقررہ وقت سے قبل مل جائے۔ حضور کی چٹھی آئی کہ

دعا کی گئی ہے۔ ٹھیک آٹھویں روز مقررہ تاریخ کو مقررہ وقت سے صرف تین گھنٹے قبل مجھے اللہ تعالےٰ نے -/۱۰۰ روپیہ دے دیا اور میری وہ ضرورت پوری ہو گئی۔ شاید کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ حضور نے اپنی طرف سے یہ رقم بھجوا دی ہو گی مگر ہرگز نہیں۔ یہ رقم مجھے میرے ایک دوست نے سیالکوٹ میں ہی دے دی تھی۔

(۷) میں نے بڑی خواہش کی اور بہت کوشش کی کہ کسی طرح اپنی دکان شروع کروں۔ چنانچہ میں نے حضور کی خدمت میں استفسار کیا کہ میں نے کافی کوشش کی ہے دکان کی کوئی صورت نہیں بنتی کیا کروں۔ حضور کی طرف سے جواب ملا کہ

"میرے خیال میں تمہارے لئے نوکری بہتر رہے گی"

اب خدا کی قدرت دیکھئے کہ میں نے حضور کے اس ارشاد کے بعد ایک سال تک کوششیں کیں اور بہت مقروض بھی ہوا لیکن دکان شروع نہیں ہو سکی۔ آخرکار راولپنڈی میں پھر ملازمت ہی کرنی پڑی جو سیالکوٹ کی ملازمت کی نسبت خدا کے فضل سے بہت بہتر ہے۔

(۸) جلسہ سالانہ جماعت کے مخلصین کے لئے ایک ایسی روایاتی تقریب بن چکا ہے کہ اسے کسی شکل میں بھی چھوڑنا ہمارے لئے مشکل ہو گیا ہے۔ لیکن چونکہ مجھے یہاں ملازم ہوئے ابھی صرف ایک ہی ماہ گزرا تھا اس لئے نہ تو رخصت ملنی آسان تھی اور نہ اخراجات پورے ہونے۔ میں نے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کے ذریعہ حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالےٰ کوئی فضل فرمائے اور ایسی نصرت کے دروازے کھولے کہ جلسہ بھی دیکھ لوں اور ساتھ ہی کچھ قرض بھی ادا ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ نے ایسا فضل کیا کہ کھلے اخراجات کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ ربوہ لے گیا۔ ہم میاں بیوی اور بچی تینوں کو جلسہ کی شرکت کی سعادت ملی اور ساتھ ہی بہت سے قرض بھی ادا ہو گئے اور بڑی فراخی کے ساتھ اخراجات کرتے ہوئے ہم واپس آ گئے۔ اس نشان کی مسرت سے دل ابھی تک شاد ہے اور کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ کیسے ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا وجود مبارک بہت ہی قیمتی گوہر ہے ہمیں اس سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے اور اپنے کانوں سے خدا کی زندہ قدرتوں کے ثبوت خلافتِ ثالثہ میں دیکھے اور انشاء اللہ اس سے بڑھ کر آئندہ دیکھیں گے۔ میں اپنے تمام نوجوان بھائیوں اور بزرگوں اور احباب جماعت کے دیگر دوستوں اور مستورات سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ خلفاء تو انشاء اللہ آئندہ بھی آتے رہیں گے مگر موجودہ خلیفہ بفضلہٖ تعالیٰ خدا کی نصرتوں اور اس کی برکتوں کا ایک تعویذ اپنے وجود میں رکھتے ہیں اور بفضلہٖ تعالےٰ ایک مبشر اور موعود خلیفہ ہیں۔

تمام احبابِ جماعت کو چاہیئے کہ اس مبشر اور موعود خلافتِ احمدیہ کی عظمت کو ہر آن سامنے رکھیں۔ خدا تعالےٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی عمر میں برکت دے صحت و تندرستی عطا فرمائے اور وہ سب وعدے انکے دور میں پورے کرے جو احمدیت کی ترقی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

چند خدام الاحمدیہ ۔ اور ۔ دیہاتی مجالس

آج کل گندم کی فصل برداشت ہو رہی ہے۔ زمیندار خدام فصل کے موقع پر اپنے چندے ادا کر سکتے ہیں۔ ہماری دیہاتی مجالس کے قائدین کو چاہیئے کہ وہ اس موقع پر کوشش کر کے جملہ خدام سے ان کے چندہ جات مع بقایا وصول کر لیں۔ چونکہ اس وقت اس کی ادائیگی زمیندار بھائیوں پر آسان ہے۔ چندہ مجلس۔ چندہ سالانہ اجتماع اور چندہ تعمیر ہال پوری شرح کے ساتھ وصول کرنے کی کوشش کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

مال میں کوئی ہے غلطاں اور کوئی چاہ میں
کوئی محبوسِ تمنّا ہے تو کوئی چاہ میں

آسماں کی کھال کھینچے دیکھئے انسان کب
منتہیٰ کوشش کا اِس کی ہے ابھی تو ماہ میں

فلسفی سُلجھا رہا ہے عقل کی ہی گتھیاں
اُس کی کوشش کا ثمر مضمر ہے بس اِک واہ میں

صوفیاء بیٹھے ہوئے ہیں گنبدوں میں ہو کے بند
دین سمٹا ہے فقط اِک نعرۂ "اللہ" میں

کِس کو مولا نے عطا کی جُرأتِ رندانہ آج
کھولتا ہے خُون کس کے قلبِ حق آگاہ میں

ٹھیک ہے یہ اے مولا کہ مَیں کچھ بھی نہیں
مجھ میں اتنی بھی نہیں قوّت جو ہو اک کاہ میں

تیرے فضلوں پہ مگر رکھے ہوئے ہوں بس نگاہ
"جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں"

میرے آقا کی دعائیں رنگ لائیں گی نعیمؔ
باریابی کا شرف حاصل ہے اُس درگاہ میں

(محمد احمد نعیم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ مسجد احمدیہ گوجرانوالہ)

نماز اور احمدی

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

(کشتی نوح ص۲۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیشِ نظر صرف وہی احمدی حضور علیہ السلام کی جماعت میں شمار ہو گا جو پنجگانہ نماز کا التزام کرتا ہے۔ اس اہم رکن اسلام کی ادائیگی میں مستعد رہنے کے لئے حضور کے یہ الفاظ ہمیشہ مستحضر رکھئے اور اپنے ماحول میں بھی اس کا خیال رکھئے۔

(قائد تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اذکروا موتاکم بالخیر

حضرت شیخ محمد افضل صاحب پٹیالوی مرحوم

(قسط نمبر ۲)

جب شیخ صاحب واپس پٹیالہ پہنچے تو آپ کو ترقی دے کر انسپکٹر کر دیا گیا اور کوتوال لگ گئے۔ مگر آپ کو یہ کام پسند نہ تھا رشوت۔ اثر و رسوخ کا بول بالا تھا آپ کوشش کر کے ہیڈ ماسٹر بن گئے اور باقی نوکری وہیں گذاری کچھ دن بعد شیخ صاحب پر ایک چھوٹا کیس بنایا گیا۔ سکھ اور مسلمان دونوں مل کر اس مخلص انسان کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے۔ اور کیس ایسی سنگین صورت اختیار کر گیا کہ آپ کے وکیل نے آپ کو مشورہ دیا کہ جھوٹا بیان دیں۔ ورنہ بچنے کی کوئی امید نہ تھی شیخ صاحب نے جھوٹ بولنے سے انکار کر دیا۔ وکیل نے بہت سمجھایا کہ کیس جھوٹا ہے آپ پر ظلم ہو رہا ہے۔ اس لئے آپ محض دفاع میں بیان دیں گے۔ گناہ نہ ہوگا۔ شیخ صاحب نے کہا کہ میں مسئلہ خوب سمجھتا ہوں۔ میرے سامنے میرے آقا حضرت مسیح موعودؑ کی مثال موجود ہے میں کبھی جھوٹا بیان نہ دوں گا۔ اس پر وہ وکیل جو ریاست میں مشہور وکیل تھا۔ آپ کے کیس سے سبکدوش ہو گیا اور شیخ صاحب نے خود اپنا کیس لڑا۔ بیان فرماتے تھے کہ میرے خلاف میرا ایک سید محرر سلطانی گواہ بنایا گیا تھا۔ اور تمام کیس اس کے بیان اور پیشکردہ ثبوت پر منحصر تھا فرماتے جس روز میں نے اس پر جرح کرنی تھی صبح سے ہی میرے ہونٹ خود بخود ہلتے تھے اور سوال اور فقرے نکلتے چلے آتے تھے۔ مجھے تائید الٰہی کا یقین ہو گیا تھا۔ میں خوشی خوشی عدالت گیا میری جرح سے تنگ آ کر اس نے سچا بیان دے دیا۔ ججوں نے باعزت بری کر دیا اور میں نوکری پر بحال ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کا ایسا سلوک آپ کے ساتھ آخر وقت تک رہا۔ کبھی کسی کی شکایت نہ کرتے اور اگر کوئی تکلیف بھی ہوتی تو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے بعض اوقات لمبی بیماری میں عزیز اور تیمار دار تنگ آ جاتے تو فرماتے "میاں بھائی کرم الٰہی صاحب (یعنی میرے دادا جو اللہ کے فضل سے ۳۱۳ صحابیوں میں سے تھے اور بڑے پائے کے بزرگ تھے) کہا کرتے تھے کہ یہ لمبی بیماریاں دنیا کے گند ہیں۔ دھونے کے لئے آتی ہیں۔ اس کا فکر نہ کرو۔ دعا کرو کہ اللہ میرا خاتمہ بالخیر کرے۔

آپ کو آخری دنوں میں یہ فکر بڑی لگی رہتی تھی کہ جنازہ ربوہ لے جا کر بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جائے اس کی اپنے بیٹوں کو بار بار تاکید کرتے جب میں ان کو ملتا تو کہتے "بیٹا سلیم۔ یہ فرض تمہارے ذمہ میں لگاتا ہوں۔ خبر ملتے ہی آنا اور مجھے ربوہ لے جانا۔ تم نے دادا جان کو بھی وہاں پہنچایا۔ مجھے بھی لے جانا" اور اس فکر میں کہ کہیں کوئی سستی نہ کرے اپنا لکڑی کا تابوت بنا کر رکھ لیا تھا اور اس کو صاف کرواتے رہتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایسی نصرت اور مدد کی کہ صبح ۴ بجے انتقال ہوا اور شام تک ربوہ پہنچ کر بہشتی مقبرہ میں جگہ پائی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنازہ پڑھا۔

شیخ صاحب کی وصیت کا حساب صاف کرنے کا بھی ایک معجزہ قابل بیان ہے ان کا جدی جائداد میں حصہ تھا اسکے عوض کراچی میں ایک کوٹھی ملی تھی۔ بڑی دیر سے خواہش تھی کہ یہ فروخت ہو جائے تاکہ وہ اپنی زندگی میں وصیت کی رقم دے کر باقی روپیہ شرعاً تقسیم کر جائیں۔ کیونکہ میں کراچی میں مقیم تھا یہ ذمہ داری میری لگی بہت کوشش کی مگر مکان بکتے میں نہ آیا ابھی انتقال سے ۱۷، ۱۸ دن پہلے ایک معمولی حیثیت کے آدمی نے مکان ایک دن میں خرید لیا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ آناً فاناً اس مکان کا بکنا اللہ تعالیٰ نے شیخ صاحب کی خاطر ممکن کر دیا۔ اس شخص نے ایڈوانس بھی ۱۰ فیصد دیا جس کا حصہ شیخ صاحب کے لئے ضروری تھا شریعت کا لحاظ ہر چھوٹی بڑی چیز میں فرماتے۔ ترکہ کی تقسیم اپنے ہاتھ سے کر گئے جس میں ایک بیٹے کو بھی جس کی بیوی نے دوسری شادی کر لی تھی حصہ دیا۔ شیخ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میری کوئی ایسی خواہش نہیں جو پوری نہ ہوئی ہو اور فرماتے کہ ہم نے وہ زمانہ دیکھا ہے کہ تم لوگ وہم اور گمان میں بھی نہیں لا سکتے۔ جب آپ جوان تھے تو خاندان امیر تھا اور آپ ۵۰ ہزار روپے کے گھوڑے پر بیٹھ کر سیر کیا کرتے تھے رؤسا کی تفریح کے تمام سامان موجود تھے مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دامن تھامنے کے بعد دنیا کی محبت سرد ہو گئی اور آپ امیر ہوتے ہوئے بھی فقیر بن گئے آخر خاتمہ بالخیر ہوا۔

شیخ صاحب کی ایک بہت بڑی خوبی آپ کا عشق مسیح موعود تھا۔ آپ حضرت صاحب اور خلفاء سے اپنی اولاد اور والدین سے زیادہ محبت کرتے تھے۔ جب روایت بیان کرتے تو آنکھوں میں آنسو آ جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جیسے فرشتہ بھیجا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا مقام سمجھایا ایسے ہی انتخاب خلافت کے وقت ہوا۔ چنانچہ آپ فرماتے تھے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح اول بیمار ہوئے تو جماعت پٹیالہ نے حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب اور شیخ صاحب کو وفد بنا کر قادیان بھجوایا۔ ٹرین میں دوسری جماعتوں کے افراد بھی ملے اور بعض ان میں سے مولوی محمد علی صاحب کے ثنا خوان تھے۔ شیخ صاحب فرماتے کہ میرے دل میں شبہات پیدا ہونے شروع ہوئے ایک طرف جید علماء اور دوسری طرف ایک نوجوان لڑکا۔ اس شش و پنج میں بیٹھے بیٹھے اونگھ آ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک زینہ چڑھتے ہیں مگر اس زینہ کے نیچے ایک کچا چوبارہ ہے جس پر لیپا ہوا ہے وہ گیلا معلوم ہوتا ہے اس کے نزدیک مولوی محمد علی صاحب کھڑے ہیں اور جب شیخ صاحب چڑھنے لگے تو مولوی صاحب کہنے لگے "اس کو نہ ہاتھ لگانا۔ اس میں کرنٹ ہے" کہنے لگے۔ میں ڈرا۔ مگر میں ہمت کر کے چڑھ گیا اوپر مسجد مبارک کا صحن ہے۔ جس میں اعلان ہو رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کا خوشخطی کا مقابلہ تھا۔ جس میں میاں محمود اول آئے" اس پر آنکھ کھل گئی اور اسکے ساتھ حقیقت واضح ہو گئی۔ قادیان جا کر جماعت پٹیالہ کی طرف سے فوراً حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ (باقی)

ضروری تصحیح ۵ مئی ۶۸ء کے الفضل میں صفحہ ۵ پر مکرم شیخ فیض احمد صاحب فیضی منیجر نیشنل بنک آف پاکستان (ایس پی آئی) گجرات کی شادی کی خبر شائع ہوئی ہے اس میں ان کا نام سہو کتابت سے شیخ فیض احمد صاحب فیضی کی بجائے شیخ فضل احمد صاحب فیضی شائع ہو گیا ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

"امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ" سندھی میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورۂ یورپ کے دوران وانڈزورتھ ٹاؤن ہال لندن میں "امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ" کے نام سے جو تقریر فرمائی تھی اس اہم تقریر کا خاکسار نے سندھی ترجمہ کر کے حضور سے شائع کرنے کے لئے عرض کیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

"جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ امن کا پیغام سندھی میں ضرور شائع کریں"۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور کے ارشاد کے ماتحت "امن کا پیغام" سندھی میں سات ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ہے ٹائٹل پیج آرٹ پیپر کا ہے اور اس پر حضور کا فوٹو بھی شائع کیا گیا ہے۔ اس کی اشاعت میں حسب ذیل احباب اور جماعتوں نے مدد فرمائی ہے:۔

۱۔ مکرم صوفی محمد رفیع صاحب امیر خیرپور ڈویژن (۲) مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب زمیندار باندھی۔ امیر ضلع نواب شاہ (۳) مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب امیر ضلع حیدرآباد (۴) مکرم محمد یوسف صاحب صدر جماعت احمدیہ نواب شاہ ۵۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد (۶) جماعت احمدیہ مورو۔ ضلع نواب شاہ

اللہ تعالیٰ ان احباب اور جماعتوں کو جزاء خیر عطا فرمائے اور اپنے فضل سے ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے۔ "امن کا پیغام" احباب اور جماعتیں خاکسار سے ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں والسلام خاکسار غلام احمد فرخ۔ مربی سلسلہ احمدیہ۔ احمدیہ ہال۔ گاڑی کھاتہ حیدرآباد

اعلان

برائے اطلاع و تعمیل

جملہ امراء صاحبان مقامی و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ پاکستان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ ہر جماعت میں ایک VISITORS BOOK رکھی جائے۔ اس رجسٹر کا مقصد یہ ہوگا کہ جماعتی نظام کے ماتحت جو احباب اپنے حلقہ کار میں جماعتوں کا دورہ کریں وہ اپنے دورہ کا وقت اس میں لکھیں اور اپنے تاثرات نظام جماعت، تعلیم اور تربیت اور مال وغیرہ کے متعلق اس میں درج کریں۔

مجوزہ وزیٹرز بک (VISITORS BOOK) ایک سادہ رجسٹر کی صورت میں ہوگی جو امراء مقامی و صدر صاحبان کی تحویل میں رہے گی۔

لہذا امراء مقامی و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ ۱۵/۵/۶۸ تک مجوزہ رجسٹر تیار کرکے نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں۔

ناظر اعلیٰ

(صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات کے لئے اس سال ۲۴ مئی بروز جمعہ مقرر کیا گیا ہے۔ ہر طفل کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ چار امتحان درجہ بدرجہ پاس کرے:۔

پہلا درجہ	:-	ستارۂ اطفال
دوسرا درجہ	:-	ہلال اطفال
تیسرا درجہ	:-	قمر اطفال
چوتھا درجہ	:-	بدر اطفال

ان امتحانات کے نصاب کی کتابیں "کامیابی کی راہیں" کے نام سے الگ الگ شائع شدہ ہیں اور مرکز سے قیمتاً حاصل کی جاسکتی ہیں۔

جملہ مربیان و ناظمین اطفال تعلیمی کلاسیں لگاکر بچوں کو نصاب کی اچھی طرح سے تیاری کروائیں۔ سب احمدی والدین سے بھی درخواست ہے کہ گھروں میں درس و تدریس کے ذریعہ بچوں کو تیاری میں مدد دیں اور اس بات کی نگرانی رکھیں کہ ان کے بچے امتحان کی اچھی طرح سے تیاری کر رہے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

واقفین زندگی طلبہ متوجہ ہوں

جو واقفین زندگی اس سال میٹرک، ایف اے، بی اے وغیرہ کے امتحانات دے رہے ہیں یا دے چکے ہیں فوری طور پر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو مطلع کریں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

ضروری اعلان

حلقہ وار نظام کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ ۳ سالہ تقرری دیگر عہدیداران جماعت کی طرح یکم مئی ۱۹۶۸ء سے ہوگی۔ اس لئے تمام امراء صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدیداران ہو رہا ہے اس میں قاضیوں کا انتخاب بھی کرایا جائے۔ اس میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں۔

۱- ہر مقامی جماعت میں جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرانا چاہیئے۔ قریب قریب کی چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں قاضی کا نام منتخب کیا جاسکتا ہے۔

۲- قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو۔ مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے اور اگر عہدہ قضا کے لئے کوئی دوسرے دوست موزوں نہ مل سکتے ہوں تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے لئے کسی دوسرے دوست کا انتخاب کیا جائے۔

۳- جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب کیا جائے تا ان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جائے۔

۴- جن دوستوں کا نام بطور قاضی منتخب ہو ان کی علمی دینی قابلیت کا بھی رپورٹ میں اندراج کیا جائے۔

۵- اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہ راست ناظم دارالقضاء کو بھیجیں۔

۶- سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کا نام بھی انتخاب میں پیش کیا جاسکتا ہے

۷- حسب ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرنا چاہیئے۔ ہاں چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں ایک قاضی مناسب ہے۔

۸- قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے اچھی شہرت رکھتے ہوں۔

۹- ۱۵ مئی ۶۸ء تک انتخاب قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے تا ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں عرض کیا جاسکے۔

خاکسار تاج الدین

ناظم دارالقضاء ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی شائع شدہ نئی کتب!

(از حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اس سال اللہ تعالیٰ کی توفیق سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ اشاعت نے جلسہ سالانہ کے موقع پر مندرجہ ذیل کتب شائع کی ہیں احمدی خواتین کو چاہیئے کہ یہ کتب خریدیں۔ ہر احمدی گھرانہ میں کم از کم ایک ایک کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے مقامات پر ان کتب کے شائع ہونے کا اعلان کرتی رہیں جو لجنات ایک سو روپے کی کتب سے زائد منگوائیں گی ان کو فی روپیہ ۲ آنے کمیشن دیا جائے گا۔

۱- **الازھار لذوات الخمار** حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں احمدی مستورات سے جو خطبات فرمائے ان کا مکمل مجموعہ شائع کیا گیا ہے اعلیٰ کاغذ پر شائع شدہ کتاب کی قیمت گیارہ روپے۔ معمولی کاغذ کی کتاب کی قیمت سات روپے اور بغیر جلد ۶ روپے

۲- **المصابیح** حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان آٹھ تقاریر کا مجموعہ جو آپ نے مستورات کے جلسوں میں فرمائیں یا ان کے متعلق ارشادات فرمائے۔ ہر احمدی گھرانے میں یہ کتاب ضرور موجود ہونی چاہیئے تا مستورات ان کو پڑھ کر اپنے امام کی آواز پر جلد جلد لبیک کہہ سکیں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔

۳- رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۶۶-۱۹۶۷ء قیمت تین روپے۔

یہ تمام کتب دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ سے مل سکیں گی۔

اقوام متحدہ اور انسانی شخصیت

تعارف

۱۹۴۵ء میں جب اقوام متحدہ کو قائم کرنے والے بزرگوں نے اس عالمی انجمن کا چارٹر مرتب کیا تو انہوں نے اس تمہید کے پہلے ہی پیراگراف میں اپنے اس بنیادی مقصد کو تسلیم کیا کہ:۔

"آنے والی نسلوں کو جنگ کی تباہ کاریوں سے بچانے کے لئے"

تمہید کے اگلے پیراگراف میں انہوں نے انسان کی بنیادی حقوق پر اور انسانی شخصیت کے وقار اور احترام کے ضمن میں اپنے عقیدے کی دوبارہ توثیق کی۔

اقوام متحدہ کے چارٹر کے یہ تمہیدی الفاظ نہ صرف اس مقصد اور کوشش کی ترجیحی حیثیت کا اعتراف کرتے ہیں جن کا پورا کرنے کا دعوہ اقوام متحدہ کے کی اقوام نے کیا ہے بلکہ ان میں اس ناقابل شکست رشتے کی جھلک بھی نظر آتی ہے جو انسانی حقوق کے احترام اور خود انسان کی بقاء کے مابین قائم ہے

چنانچہ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہ انسانی حقوق اور عالمی امن آپس میں لازم و ملزوم ہیں اقوام متحدہ نے اپنے ایک اولین فرض کی حیثیت سے یہ ذمہ داری اپنے سر لی کہ وہ بنی آدم کے پیچھے انسانی حقوق کے عالمی منشور کو اس طرح مرتب کرے گی کہ وہ بڑی اور چھوٹی تمام قوموں اور تمام نسلوں کے لئے کامرانی کا ایک مشترک معیار ثابت ہو۔ یہ منشور کسی اختلافی رائے کے بغیر ۱۹۴۸ء میں منظور ہو گیا۔

اٹھارہ سال بعد اس منشور کو انسانی حقوق کے دو ضابطوں کی صورت میں قانونی حیثیت دے دی گئی جن کی پابندی کرنا ان حکومتوں کے لئے لازمی ہوگا جو ان کی فریق بن جائیں۔ اور جب ۳۵ حکومتوں سے ان کی توثیق ہو جائے گی تو ان کو نافذ کر دیا جائیگا

سال ۱۹۶۸ء کی بابت جو کہ انسانی حقوق کے عالمی منشور کے منظور کئے جانے کی بیسویں سالگرہ کا درجہ رکھتا ہے۔ جنرل اسمبلی میں اتفاق رائے کے ساتھ یہ طے کر لیا گیا ہے کہ اسے انسانی حقوق کا بین الاقوامی سال کہا جائے۔

اقوام متحدہ کے دفتر اطلاعات عامہ نے یہ کتابچہ اسی واقعہ کو نمایاں کرنے اور انسانی حقوق سے متعلق بعض بنیادی استفسارات کے جواب دینے کے لئے مرتب کیا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ انسانی معاشرے میں ان کا مقام اور درجہ کیا ہے اور یہ کہ ان کو فروغ دینے کے لئے اقوام متحدہ کن اقدامات سے کام لے رہی ہے۔

انسانی حقوق کون سے ہیں؟

انسانی حقوق بنی آدم کے اس بڑھتے ہوئے مطالبے پر مبنی ہیں کہ وہ ایک ایسی عمدہ تہذیب یافتہ زندگی گزارے جس میں ہر بنی نوع انسان کے پیدائشی وقار کو احترام اور تحفظ نصیب ہو سکے۔ یہ تصور اس آرام و آسائش اور سہولتوں سے بالاتر ہے جو سائنس اور فنیات کی ترقی سے میسر آتی ہیں جب ہم انسانی حقوق کے موضوع پر بات چیت کرتے ہیں تو ہم محض حیاتیاتی صرف و نقل ہی کا ذکر نہیں کرتے بلکہ ہمارا مطلب ان حالات زندگی سے بھی ہوتا ہے۔ جو ہمیں پوری طرح اجازت دیتے ہیں کہ ہم اپنی عقل و دانش اور ضمیر جیسی انسانی صفات کو ترقی دیں اور کام میں لائیں اور اس طرح اپنی روحانی احتیاج کو تسکین پہنچائیں۔ انسانی حقوق ہماری فطرت کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے بغیر ہم بنی نوع انسان کی طرح زندگی بسر نہیں کر سکتے بنی نوع انسان کو ان کے حقوق سے محروم کر دینے کے معنے یہ ہیں کہ سیاسی اور معاشرتی بے چینی کی فضا پیدا کی جائے جو قوموں کے مابین اور ایک ہی قوم کے مختلف گروہوں کے مابین لڑائی جھگڑے اور تنازعات کی صورت پیدا کر دے اور اس طرح وسیع تر آزادی کی فضا میں بہتر زندگی گزارنے کے قومی مطالبات شروع کر دے۔

فلسفیوں اور قانون دانوں کے نزدیک ایک لطیف موضوع ہونے سے قطع نظر انسانی حقوق ہر مرد و عورت اور بچے کی روزمرہ زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

بنیادی نوعیت کے انسانی حقوق

جامع الفاظ میں انسانی حقوق کی دو قسمیں عالمی منشور میں تسلیم کی گئی ہیں پہلی قسم روایتی انداز میں مدنی اور سیاسی حقوق کی ہے جس نے جمہوری معاشرے کی دیرینہ ترقیوں کے دوران میں بتدریج نشوونما پائی ہے۔ اس کے بعد اقتصادی معاشرتی اور ثقافتی حقوق ہیں جن کو تسلیم کئے جانے کا آغاز بالکل حال میں ہوا ہے جب کہ لوگوں نے یہ محسوس کر لیا کہ بعض مدنی اور سیاسی حقوق کا حصول اس وقت تک بے معنی ہے تا وقتیکہ ان کے ساتھ ساتھ اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی نوعیت کے حقوق میسر نہ آجائیں۔

مدنی اور سیاسی حقوق

سب سے پہلے ہم سب کو آزادی کا، زندگی کا اور اپنی شخصیت کی حفاظت کا حق ملنا چاہیئے ہمیں نہ تو غلامی میں رکھا جائے اور ہم کو انسانیت سوز یا اہانت آمیز طریقے سے سزا دی جائے قانون کے سامنے ہم سب کو برابر ہونا چاہیئے۔ اور نہ جلاوطن کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص ہم پر ارتکاب جرم کا الزام لگائے تو ہمیں مناسب سنوائی کا حق ملنا چاہیئے اور جب تک قصور ثابت نہ ہو جائے ہمیں بے گناہ اور معصوم تصور کرنا چاہیئے۔ ہماری خلوت، گھر گھرانے اور خط و کتابت کو بے جا مداخلت سے محفوظ رکھا جائے۔ اگر ہم پر ظلم ڈھایا جا رہا ہو تو ہمیں کسی دوسرے ملک میں پناہ حاصل کرنے کا موقع ملنا چاہیئے۔ (باقی)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شرکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۳ مئی عزیزم خواجہ عبدالواحد ولد خواجہ عبدالصمد صاحب آف گوجر خان ضلع راولپنڈی کا نکاح عزیزہ سعیدہ خانم بنت شیخ غلام محمد صاحب آف اوکاڑہ کے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپیہ مہر پر مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ اس موقع پر مربی صاحب نے شادی بیاہ سے متعلق اسلامی تعلیمات کا تفصیلی ذکر فرمایا اور جانبین کے لئے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کی۔ تقریب میں غیر از جماعت بھی موجود تھے۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ نقل دین ایجنٹ روزنامہ الفضل ریل بازار اوکاڑہ ضلع ساہیوال)

پی ڈبلیو ریلوے

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے لاہور کو درج ذیل ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں:۔

(۱) ۶۸-۳/۳۰/P/D ٹیپ کاٹن وائٹ ۲۰۰۶۰ رولز ٹنڈر فارم کی قیمت -/۱۰ روپے مقررہ تاریخ ۶/۶۸

(۲) ۶۸-۳/۳۱/P/D پیپر کاربن مختلف اقسام ۱۲۰۸ رم۔ ٹنڈر فارم کی قیمت -/۱۰ روپے مقررہ تاریخ ۶/۶۸ ۵

(۳) ۶۷-۱/۱۷۶/P/۲ دہلی ٹائرز سٹیل اسپائیلز ۱۳۶۴ عدد۔ ٹنڈر فارم ڈرائنگز سپیسیفکیشنز -/۲۵ جمع -/۱۷ روپے مقررہ تاریخ ۶/۶۸ ۱۷

(۴) ۶۷-۱/P-۸/۲۱۵ کلاتھ مسلن خاکی اور مزری گوڈے ۳۹۶۱۴۳ گز ٹنڈر فارم کی قیمت -/۲۰ روپے مقررہ تاریخ ۶/۶۸ ۸

(۵) ۶۸-۵/۱۳۶/P۲ واٹر کوپر ہائی کنڈکٹو ۹۳ ہنڈلز وسٹ۔ ٹنڈر فارم قیمت -/۱۰ روپے مقررہ تاریخ ۶/۶۸ ۱۴

ٹنڈر فارم چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹرز امپریس سوڈ لاہور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دن کے دوران کسی بھی یوم کار میں حاصل کریں۔

صرف انہی ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیش کشوں پر غور ہوگا۔

INF(7) 1274

قرآن کے سب حکموں کو بجالاؤ اور ہر آن اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہو

اعمالِ صالحہ بجالائے اور دعاؤں کے ذریعہ خدا کے فضل کو جذب کئے بغیر تم حیاتِ طیبہ کے وارث نہیں بن سکتے

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرھویں سالانہ تربیتی کلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا اختتامی خطاب

ربوہ — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۰ مئی ۱۹۶۸ء کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرھویں سالانہ تربیتی کلاس کی اختتامی تقریب میں کلاس کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کر کے حیاتِ طیبہ کا وارث بننے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے ان پر واضح فرمایا کہ وہ قرآن مجید کے سب حکموں پر عمل پیرا ہوئے اور اعمال صالحہ بجالائے بغیر اور دعاؤں کے ذریعہ خدا کے فضل کو جذب کئے بغیر اس حیاتِ طیبہ کے وارث نہیں بن سکتے جو اس دنیا میں ہی شروع ہوتی ہے اور پھر جہانِ آخرت میں ہمیشہ ہمیش جاری رہتی ہے۔

تربیتی کلاس کے مختصر کوائف

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اس پندرھویں سالانہ تربیتی کلاس کا حضور ایدہ اللہ نے ۲۶ اپریل کو افتتاح فرمایا تھا۔ امسال اس کلاس میں مغربی پاکستان کی ۷۲ مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ۱۷۰ خدام نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سال ۳۰ مجالس کی طرف سے ۱۰۱ خدام شامل ہوئے تھے۔ امسال بڑی مجالس میں سے ربوہ کی مقامی مجلس کی طرف سے ۳۰، لائل پور شہر کی مجالس کی طرف سے ۱۸، سرگودھا کی مجلس طرف سے ۱۰ اور مجلس لاہور کی طرف سے ۹ خدام شریک ہوئے۔ کلاس مسلسل دو ہفتہ جاری رہی جس میں قرآن کریم، حدیث، فقہ، کلام، قواعد عربی، ردّ عیسائیت، اور تجوید قرآن کے مضامین پڑھائے گئے، علاوہ ازیں طبی امداد اور صنعت و حرفت کے بھی اسباق دیئے جاتے رہے۔ نیز اصلاح وارشاد اور وقارِ عمل کے پروگرام پر بھی عمل کرایا گیا۔ کلاس میں شریک خدام روزانہ چار نمازیں "ایوانِ محمود" میں اور مغرب کی نماز مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں ادا کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہے اس طرح روزانہ انہیں حضور ایدہ اللہ کی مجلس عرفان میں شریک ہو کر حضور ایدہ اللہ کے روح پرور ارشادات سے فیض یاب ہونے کی سعادت بھی میسر آتی رہی۔ مزید برآں روزانہ ۹ تا ۱۰ بجے شب انہیں مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ کی تقاریر نیز سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض دیگر بزرگوں کی تقاریر کے ریکارڈ سننے کا بھی موقع ملا۔ پھر انہیں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے متعلق سلائیڈز بھی دکھائی گئیں۔

حضور نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ کلاس کے ہر طالب علم کے پاس تفسیر صغیر کا اپنا نسخہ ہو۔ حضور نے ازراہ شفقت اس غرض کے لئے تین اقساط میں تین صد روپے مرحمت فرمائے۔ مزید برآں مجلس لائل پور نے دو صد روپے اور مجلس سرگودھا نے ایک صد دس روپے ارسال کئے۔ نیز ربوہ کے بعض مقامی خدام اور احباب نے چالیس روپے دیئے چنانچہ اس رقم سے رعایتی قیمتوں پر کلاس کے بیشتر طلباء کو تفسیر صغیر کے نسخے مہیا کئے گئے۔ چونکہ پھر بھی ۴۲ طلباء ایسے رہ گئے تھے کہ جن کو تفسیر صغیر کا نسخہ نہ مل سکا تھا اس لئے حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت خاص کلاس کی اختتامی تقریب میں ایک صد پچیس روپے مزید عنایت فرمائے اور ہدایت فرمائی کہ باقی طلباء کے لئے بھی تفسیر صغیر کے نسخے رعایتی قیمت پر مہیا کرنے کا انتظام کیا جائے چنانچہ ان خدام کی مقامی مجالس کے تعاون سے ان کے لئے بھی تفسیر صغیر کے نسخے فراہم کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

اختتامی تقریب

کلاس کی اختتامی تقریب ۱۰ مئی کی شام کو "ایوانِ محمود" میں منعقد ہوئی۔ پونے چھ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے اور صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو ادکاڑہ کے ایک خادم نے کی۔ بعدہٗ حضور نے جملہ خدام سے ان کا عہد دہرایا۔ ازاں بعد مکرم فضل الٰہی صاحب انوری منتظم تربیتی کلاس نے کلاس کے کوائف پر مشتمل مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی اور آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کلاس کے امتحانات میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور انہیں اپنے زریں ارشادات سے سرفراز فرمانے کی درخواست کی۔

حضور نے انعامات تقسیم فرمانے کے بعد خدام کو روح پرور اختتامی خطاب سے نوازا جس میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ "حیاتِ طیبہ" سے کیا مراد ہے۔ اسے کیونکر حاصل کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ ہر احمدی کے لئے اپنے منصب اور مقام اور اپنی عظیم ذمہ داریوں کی کما حقہٗ ادائیگی کے اعتبار سے حیاتِ طیبہ کا وارث بننا کیوں ضروری ہے۔ حضور کا یہ پُر معارف خطاب نصف گھنٹہ کے قریب جاری رہا جس کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرھویں سالانہ تربیتی کلاس کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

اختتامی تقریب کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اس الوداعی پارٹی میں بھی شرکت فرمائی جو اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے منعقد کی گئی تھی۔ اس میں طلباء کلاس کے علاوہ بعض دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔

٭

محترم سید محمد امین شاہ صاحب کی وفات

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ میرے والد بزرگوار سید محمد امین شاہ صاحب ابن حضرت سید ولایت شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر رسایا آف شاہ مسکین جو کہ مکرم ڈاکٹر پروفیسر سید سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔ ایس۔ سی، پی ایچ ڈی کے بہنوئی تھے ۱۰ مئی ۱۹۶۸ء بعد جمعۃ المبارک پونے تین بجے صبح بعمر ۵۴ سال لاہور میں انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جنازہ لاہور سے ربوہ ۵½ بجے شام پہنچا۔ بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے۔ نماز جنازہ کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم سید سردار احمد شاہ صاحب نے دعا کرائی۔

مکرم سید محمد امین شاہ صاحب نہایت نیک مخلص اور احمدیت کے شیدائی تھے۔ اپنے بزرگ والد مرحوم کی طرح آپ نے بھی اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ ۱۹۴۴ء سے جب کہ آپ وقف میں آئے بطور معلم موضع کتھو والی چک ۳۱۲ ج ب تحصیل گوجرہ ضلع لائل پور میں متعین رہے۔ گزشتہ ماہ سے آپ کی طبیعت متواتر علیل چلی آتی تھی اور باوجود ہر ممکن علاج کے طبیعت نہ سنبھل سکی۔ آپ نے اپنی اہلیہ اور ضعیف العمر والدہ (جن کے آپ اکلوتے بیٹے تھے) کے علاوہ دو لڑکے اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سید معین شاہ ابن سید محمد امین شاہ صاحب مرحوم ربوہ)

درخواستِ دعا

۱۔ خاکسار کی بہن عزیزہ رضیہ ریحانہ صاحبہ کھانسی نیز پٹھوں میں درد کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ سے عزیزہ کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری احمد علی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۲۔ خاکسار کی ہمشیرہ امۃ المنان صاحبہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو کامل شفا عطا فرمائے (مبارک احمد خالد محلہ دارالنصر غربی ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں۔

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴